اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

تار کا پتہ: الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ | قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۱

نمبر ۸ | ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۴-جولائی کی اطلاع آمدہ از پالم پور مظہر ہے۔ کہ حضور ہمراہیوں سمیت بخیر و عافیت پہنچ گئے ہیں

سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مالیر کوٹلہ سے واپس تشریف لائی ہیں:۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے ۱۴-جولائی شملہ تشریف لے گئے ہیں:۔

۱۴-جولائی جناب مرزا محمد اشرف صاحب ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ اراضیات سندھ سے واپس آگئے:۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبد الغفور صاحب کو ۱۵-جولائی مقصور سلسلہ تبلیغ بھیجا گیا:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عرش کے متعلق مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث

(فرمودہ ۱۸-جولائی سنہ ۱۹۰۴ء)

عرش کے متعلق سوال ہوا۔ تو آپ نے فرمایا:۔ "عرش کی نسبت مخلوق اور غیر مخلوق کا جھگڑا عبث ہے۔ احادیث سے اس کا جسم کہیں ثابت نہیں ہوتا۔ ایک قسم کے علو کے مقام کا اظہار عرش کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ اگر اسے جسم کہو۔ تو پھر خدا کو بھی مجسم کہنا چاہیئے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کو علو جسمانی نہیں کہہ سکتے۔ جس کا تعلق جہات سے ہو بلکہ یہ روحانی علو ہے:۔

عرش کی نسبت مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث بھی ایک بدعت ہے۔ جو کہ پیچھے ایجاد کی گئی۔ صحابہؓ نے اس کو مطلق نہیں چھیڑا۔ تو اب یہ لوگ چھیڑ کر نافہم لوگوں کو اپنے گلے ڈالتے ہیں۔ لیکن عرش کے اصل معنے اس وقت سمجھ میں آسکتے ہیں جبکہ خدا تعالےٰ کے دوسرے تمام صفات پر بھی ساتھ ہی نظر ہو"۔

(الحکم ۳۱-جولائی سنہ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

ایک احمدی نوجوان کی کامیابی

میرا لڑکا عبد اللطیف امتحان بی۔ ایس سی ایگری کلچر لائل پور میں ۶۳۱ - نمبروں پر کامیاب ہوا ہے۔ اس شاندار کامیابی کی وجہ سے گورنمنٹ نے فوراً جگہ دے دی ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار عبد الرزاق از دینی سر ہٹ سندھ

درخواست ہائے دعا

۱۔ تک سماٹرا میں "میدان" کے مقام پر جولائی ۱۹۳۴ء میں مباحثات کے امکان ہیں۔ مولوی محمد صادق صاحب احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان۔

۲۔ بندہ چند یوم سے بیمار ہے۔ اور بہت تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عمر انور۔ بنگہ۔

۳۔ عاجز اپنی بے روزگاری کی وجہ سے سخت مالی مشکلات میں ہے۔ انہی ایام میں چوری ہو جانے سے مزید مشکلات کا سامنا ہو گیا ہے۔ نیز میری اہلیہ بعارضہ اختلاج القلب بیمار ہیں۔ دوست اپنی دعاؤں میں مجھے التزاماً یاد رکھیں۔ خاکسار عظیم الرحمٰن قادیان

۴۔ خاکسار بعض مشکلات میں ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ میری مشکل کشائی کرے۔ خاکسار عطا محمد انبالوی۔ از بنگہ۔

۵۔ میری ہمشیرہ امۃ العزیز بنت بابو عزیز الدین صاحب مرحوم ۲ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن۔ از قادیان۔

۶۔ خاکسار کا مکان علاقہ بیٹ ضلع گورداسپور میں دریائے بیاس کے کنارے واقع ہے جس کے برسات میں بہہ جانے کا سخت خطرہ ہے۔ بوجہ احمدیت دیگر رشتہ دار اور اہل موضع سخت مخالف ہیں۔ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ خاکسار فضل الدین از فاضلکا۔

۷۔ مجھ پر مخالفوں نے ایک مقدمہ عدالت میں دائر کر رکھا ہے۔ احباب دعا کریں۔ خاکسار محمد نظیر شاہجہانپور۔

اعلان نکاح

۱۔ ۲۹ - جون ۱۹۳۴ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ محمودہ خاتون بنت سید غلام حسین صاحب وٹرنری سپرنٹنڈنٹ رہتک کا نکاح میرے لڑکے محمد سعید احمد صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر بعد نماز مغرب پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اسے فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔ خاکسار مولا بخش کلرک آف کورٹ پنشنر۔ قادیان۔

۲۔ ۳ - جولائی ۱۹۳۴ء حلیمہ بیگم بنت غلام قادر صاحب شرق مرحوم کا انجمن احمدیہ بنگلور کا نکاح احمد شریف صاحب شاطر ساکن شموگہ کے ساتھ بعوض پانچ صد روپیہ مہر الحاج سید حسین صاحب نے پڑھا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار میر کلیم اللہ شیموگہ۔

سیدہ امۃ القیوم صاحبہ کی کامیابی

یہ خبر انتہائی خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی سیدہ امۃ القیوم صاحبہ نواسی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے امسال ادیب کا امتحان دیا۔ جس میں وہ بفضل خدا اعلیٰ نمبروں پر پاس ہوئی ہیں۔ یعنی ۳۰۴ نمبر حاصل کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

ولادت

۱۔ میرے ہاں ۲۸ - جون اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے لطیف احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ خادم دین بنائے۔ خاکسار نور احمد خان کلرک بہشتی مقبرہ قادیان۔

۲۔ مولا کریم نے اپنے فضل سے ۱۱ - جولائی ۱۹۳۴ء کو مجھے بچی عطا کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ مولا کریم عمر دراز عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار شیخ محمد بشیر۔ از انبالہ۔

دعائے مغفرت

۱۔ میرا بھائی عبد اللطیف فوت ہو گیا ہے احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار فقیر احمد خان جالندھر چھاؤنی۔

۲۔ چودھری احمد خاں صاحب کی اہلیہ صاحبہ یک دم حرکت قلب کے بند ہو جانے کی وجہ سے ۲۶ - ۲۷ جون کی درمیانی شب وفات پا گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد خان کھبوے والی۔

۳۔ خاکسار کی والدہ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار خورشید احمد راولپنڈی۔

رام پور (پونچھ) کے مسلمانوں کو وعظ و نصیحت

رام پور (پونچھ) ۱۴ - جولائی ۱۹۳۴ء حبیب احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اس علاقہ کے مسلمانوں میں اسلام کی خصوصیات بالکل مفقود ہیں۔ نماز کی تلقین کو وہ حیرت سے سنتے۔ اور بعض اوقات چڑ بھی جاتے ہیں۔ رام پور میں دو مساجد ہیں۔ اور دونوں ہی غیر آباد وہ صرف بطور مسافر خانہ استعمال ہوتی ہیں۔ مسلمانوں میں وعظ و نصیحت کا کام ترقی پر ہے۔ خوف خدا رکھنے والے لوگ نماز پڑھنے لگ گئے ہیں اور اس پر مستقل رہنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ احمدی بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ ان کے استقلال کے لئے دعا کریں۔ بعض لوگ احمدیہ لٹریچر کا دلچسپی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔

جناب ناظر صاحب امور عامہ شملہ میں

میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت شملہ جا رہا ہوں۔ اور غالباً ۱۷ - یا ۱۸ جولائی کو وہاں پہنچوں گا میرا ایڈریس شملہ میں Fay Lodge No 2 ہو گا۔ تحریک قرضہ کے متعلق خط و کتابت احباب میرے ساتھ براہ راست فرماتے رہیں۔ میں شملہ میں ہی قرعہ نکالنے اور وہیں سے روپے بھجوانے کا انتظام کرتا رہونگا

خاکسار فرزند علی ناظر امور عامہ۔ قادیان۔

جلسوں کے لئے مبلغین موجود ہیں

اگست میں اساتذہ جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول فارغ ہونے والے ہیں۔ نیز جامعہ احمدیہ کی اعلیٰ جماعتوں کے طلباء کو ماہ جولائی میں رخصتیں ہو جائیں گی۔ ان میں سے بعض نہایت عمدہ تقریریں کر سکتے ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ اگر جماعتیں جولائی۔ اگست ستمبر میں اپنے سالانہ جلسے منعقد کریں۔ تو میں ان اساتذہ اور طلباء سے ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں بہت کچھ مدد لے سکتا ہوں۔ پس احباب مجھے ابھی سے اطلاع دیں۔ کہ وہ ان تین ماہ میں کس تاریخ کو جلسہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تا میں مشورہ کرنے کے بعد قبل از وقت پروگرام مرتب کر کے مقررین کو تیاری کرنے کے لئے مناسب ہدایات دے دوں۔ اس موقعہ کو احباب غنیمت سمجھیں۔ اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

سالانہ رپورٹیں جلد بھجوائیں

سالانہ رپورٹ تیار ہو رہی ہے۔ مگر ابھی تک بہت کم جماعتوں نے اپنی کارکردگی کی رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس لئے ۲۰ - جولائی ۱۹۳۴ء تک تمام جماعتوں کی مفصل رپورٹ آجانی چاہیے رپورٹ یکم مئی ۱۹۳۳ء سے ۳۰ - اپریل ۱۹۳۴ء تک کی ہو۔ جن جماعتوں کے کام کا ماہواری گوشوارہ "الفضل" میں شائع ہوتا رہا ہے وہ بھی اپنی رپورٹوں کو دیکھ لیں۔ اگر کوئی نقص ہو۔ تو وہ اسے بھی دور کر سکتی ہیں۔ یعنی اپنے کام کا سالانہ گوشوارہ تیار کر کے الگ بھیج دیں۔ تا اسے سالانہ رپورٹ میں شائع کیا جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب

مرکزی حکومت کا فیصلہ

سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی جو حق تلفی ہوتی رہی ہے۔ اس کے متعلق وُہ ہمیشہ حکومت کو توجہ دلاتے رہے ہیں اور حکومت بھی وعدے کرتی رہی۔ اور اطمینان دلاتی رہی ہے کہ اس ناانصافی کو دُور کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس بارہ میں اُس نے کچھ نہ کچھ کوشش کی۔ اعلانات شائع کئے۔ سرکاری محکموں کے لئے ہدایات جاری کیں۔ مگر سرکاری اداروں پر چونکہ غیر مُسلم عنصر کا پُورا پورا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس لئے کوئی مفید نتیجہ نہ نکلا۔ اور مسلمان اپنا حق حاصل کرنے سے بدستور محروم رہے۔ اور آخر خود حکومت کو تسلیم کرنا پڑا۔ کہ اس نے ملازمتوں میں فرقہ وار توازن درست کرنے کے لئے جو پالیسی اختیار کی تھی۔ وہ ناکام رہی۔ کیونکہ اس کی وجہ سے ملازمتوں میں مسلمانوں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہوُا اور حکومت پر واضح ہو گیا۔ کہ جب تک مسلمانوں کے لئے ایک خاص تعداد مقرر نہیں کر دی جائے گی۔ اس وقت تک ان کی نمائندگی پوری نہ ہو سکے گی ؂

چنانچہ حال میں گورنمنٹ ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ملازمتوں کی فرقہ وارانہ تقسیم کے متعلق جو اعلان کیا ہے اس کی بنا اسی بات پر رکھی گئی ہے۔ کہ "حالات کے متعلق تحقیقات کے بعد حکومت کو اس بات کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ ملازمتوں میں مسلمانوں کی تعداد کو بڑھانے کے لئے بھرتی کے اصول کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔"

حکومت نے اس اعلان میں ان ملازمتوں کے متعلق جو براہ راست حکومتِ ہند کے ماتحت ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ تناسب قرار دیا ہے:-

۱ - جو اسامیاں براہ راست بھرتی کے ذریعہ سے ہندوستان بھر کے لئے وقف ہونگی۔ ان کا پچیس ۲۵ فیصدی حصہ مسلمانوں کے لئے محفوظ رہے گا۔ اور ۸½ باقی اقلیتوں کو دیا جائے گا ؂

۲ - اگر یہ اسامیاں بذریعہ مقابلہ پر کی گئیں۔ اور مسلمان یا دیگر اقلیتیں مستذکرہ تناسب حاصل نہ کر سکیں۔ تو اس تناسب کو بذریعہ نامزدگی پر کیا جائے گا۔ اور اگر مسلمانوں نے بذریعہ مقابلہ مقررہ تناسب سے زیادہ اسامیاں حاصل کر لیں۔ تو دیگر اقلیتوں کے مقررہ تناسب کو کم نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر دیگر اقلیتوں نے بذریعہ مقابلہ اپنے مقررہ تناسب سے زیادہ حصہ حاصل کر لیا۔ تو مسلمانوں کے مقررہ تناسب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی ؂

۳ - اگر دوسری اقلیتوں کے افراد نے بذریعہ امتحان مقابلہ اپنے مقررہ تناسب سے کم اسامیاں حاصل کیں۔ اور نامزدگی کے لئے قابل امیدوار نہ میسر آ سکے۔ تو اس صورت میں ۸½ فیصدی کا بقایا مسلمانوں کے لئے وقف رہے گا ؂

۴ - ہر حال میں کم سے کم درجہ تعلیم کا معیار مقرر کیا جائیگا اور اسی شرط کے مطابق اسامیاں محفوظ کی جائیں گی ؂

۵ - وُہ ملازمتیں جن میں آل انڈیا معیار کے مطابق بھرتی کی جاتی ہے۔ یعنی مقامی طور پر انتظام کیا جاتا ہے۔ جو ریلوے کی ماتحت اسامیوں انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف محصولات وغیرہ صیغے میں۔ ان میں بھی ہندوستان کے لئے مجموعی تعداد میں سے ۲۵ فیصدی مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے لئے ۸½ فیصدی ہر ریلوے علاقہ کے لئے مقرر کیا جائے گا ؂

اس اعلان میں مسلمانوں کے لئے جو تناسب مقرر کیا گیا ہے۔ وُہ اگرچہ ان کی آبادی کے لحاظ سے کم ہے۔ اور جبکہ وائٹ پیپر نے مرکز میں مسلمانوں کی نمائندگی کی نسبت ۳۳ فیصدی مقرر کی ہے۔ تو ضروری تھا۔ کہ مرکزی حکومت ملازمتوں میں کم از کم اسی تناسب کو برقرار رکھتی۔ لیکن اس نے ۳۳½ فیصدی کی بجائے صرف ۲۵ فیصدی کا یقین دلایا ہے۔ تاہم یہ قرارداد مسلمانوں کے لئے بہت حد تک اطمینان بخش ہے۔ اور وُہ خوش ہیں۔ کہ حکومت نے ملازمتوں میں اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے متعلق پسندیدہ طریقِ عمل اختیار کرنے کا اپنے آپ کو پابند قرار دیا ہے ؂

چونکہ حکومت بھی جانتی ہے۔ کہ بحالات موجودہ اقلیتوں کے حقوق کے متعلق کوئی صاف اور قطعی اعلان بھی کافی نہیں ہو سکتا۔ اور اسے اس بات کا کافی تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ اکثریت سے تعلق رکھنے والے ان لوگوں کا رویہ جو سرکاری اداروں میں ذمہ وارانہ عہدے رکھتے ہیں۔ اقلیتوں کے متعلق حکومت کی ہر پالیسی کو ناکام بنانے والا۔ اور اقلیتوں کو اپنے حق سے محروم رکھنے والا ہے۔ اس لئے اس نے تجویز کی ہے۔ کہ مجوزہ قواعد و ضوابط کی تعمیل کے نتائج دیکھنے کے لئے ملازمتوں کے متعلق سالانہ گوشوارے پیش کئے جائیں۔ لیکن اس سے مجوزہ قواعد کو بے اثر اور بے حقیقت بنانے کے خطرات کا انسداد ہونا مشکل ہے۔ حکومت کو اس بارہ میں زیادہ مؤثر انتظامات کرنے چاہئیں اور ہر محکمہ میں ایسے دیانت دار افسر مقرر کرنے چاہئیں۔ جو یہ دیکھتے رہیں۔ کہ قرارداد پر صحیح طریق سے عمل ہو رہا ہے۔ یا نہیں۔ یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ کہ حکومت جس پالیسی کو منظور کرے۔ متعلقہ محکمے اسے نظر انداز کر دیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد حکومت کو پھر اعلان کرنا پڑے۔ کہ وُہ اقلیتوں کو ان کے حقوق دلانے میں ناکام رہی ہے۔ پس اس قرارداد کو عمل میں لانے کے متعلق پورا پورا انتظام ہونا چاہیئے ؂

ایک اور ضروری امر یہ ہے۔ کہ ملازمتوں کے متعلق اس تسلیم شُدہ اصل کو صوبجاتی حکومتوں تک بھی وسعت دینی چاہیئے ملازمتوں کے متعلق حکومتِ ہند نے جب اپنی سابقہ پالیسی کی ناکامی کا اقرار کرتے ہوئے اسے بدل دینے کا اعلان کیا ہے۔ تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ صوبجاتی حکومتیں بھی مرکزی حکومت کی قرارداد کی عملی طور پر تائید نہ کریں۔ اور کیوں مسلمانوں کو آبادی کے لحاظ سے ہر صوبہ میں ملازمتیں نہ دی جائیں ؂

یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ کہ بعض محکموں میں مُسلمان ملازمین کی تعداد اتنی قلیل ہے۔ کہ اگر ہر سال پوری احتیاط کے ساتھ ۲۵ فیصدی اسامیاں ان کو ملتی رہیں۔ تو بھی تناسب کے پُورے ہونے میں بہت لمبا عرصہ لگیگا۔ لہذا ایسے محکموں میں مسلمانوں کو خاص طور پر زیادہ نمائندگی کی ضرورت ہے۔ تاکہ وُہ ایک معین مدت میں کم از کم ۲۵ فیصدی کا تناسب حاصل کر سکیں۔ ورنہ اگر آئندہ خالی ہونے والی اسامیوں میں ہی ۲۵ فیصدی نسبت سے مسلمانوں کی بھرتی رکھی گئی۔ اور اس بھرتی میں بھی وُہ روکاوٹیں حائل رہیں۔ جن کے اس وقت تک مسلمان شکار ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ تو ہمیں خطرہ ہے۔ کہ حکومت کے مقرر کردہ تناسب کے پورے ہونے میں اتنا عرصہ لگ جائیگا۔ جو یقیناً اقلیتوں اور خاصکر مسلمانوں میں سخت بے اطمینانی پیدا کر دے گا ؂

مولوی عصمت اللہ صاحب کا انتقال

اخبار "پیغام صلح" سے یہ معلوم ہو کر بہت افسوس ہوا ہے کہ مولوی عصمت اللہ صاحب بعارضہ تپ محرقہ نیشنل سینی ٹوریم سالی میں فوت ہو گئے۔ مولوی صاحب اگرچہ غیر مبائعین کے مبلغ تھے۔ لیکن ان کے کارکنوں کی طرح متعصب۔ بدزبان اور تنگدل نہ تھے۔ وہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ممبر تھے۔ اور مسلمانان کشمیر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمات کے بے حد معترف تھے۔ اور جب سیالکوٹ میں ایک جلسہ کے موقعہ پر احراریوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر سخت حملہ کیا اور غنڈوں کی سنگ باری کے مقابلہ میں حضور کے خدام نے نہایت صبر و استقلال کا ثبوت پیش کیا۔ اور باوجود اس کے کہ کئی احمدی سخت زخمی ہوئے۔ کسی نے اپنی جگہ سے ذرا بھی حرکت نہ کی۔ تو مولوی صاحب موصوف پر اس کا بڑا اثر ہوا۔ اور انہوں نے نہایت جوش کے ساتھ اس بات کا کئی بار اظہار کیا۔ کہ اس موقعہ پر جنگ احد کا نظارہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

"پیغام صلح" سے معلوم ہوتا ہے۔ مولوی صاحب سالی میں ایسی حالت میں فوت ہوئے۔ جبکہ صرف ان کا ملازم ان کی خبر گیری کر رہا تھا۔ کیونکہ اسی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "دوران علالت میں شروع سے آخر تک مرحوم کے پاس رہا"۔ کسی اور کو یہ توفیق حاصل نہ ہوئی۔ کہ نہایت نازک حالت میں جبکہ مولوی صاحب کا کوئی قریبی رشتہ دار بھی موجود نہ تھا۔ ان کی خبر گیری کرتا۔ اس حالت میں ان کے وفات پا چکنے کے بعد اب یہ لکھنا ان کو کیا فائدہ دے سکتا۔ اور کسی کو کیونکر مطمئن کر سکتا ہے۔ کہ "دوران علالت میں حضرت امیر ایدہ اللہ۔ اور دیگر بزرگان سلسلہ نے نہایت اعلےٰ اخلاق کا نمونہ دکھلایا۔ اور علاج و تیمارداری میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی"۔

ایک ریاست کا قابل تعریف حکم

جنوبی ہند کی ایک ریاست پڈوکوٹائی کے متعلق یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ کہ دربار نے حکم دیا ہے کہ ریاست کے سکولوں میں قرآن کریم کی تعلیم اور باقاعدہ درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا جائے۔ جہاں مسلمان طلباء کی تعداد پچیس فیصدی تک ہو۔ وہاں ان کو قرآن کریم پڑھانے کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

ریاست مذکور یہ حکم جاری کرنے پر مسلمانوں کے شکریہ کی مستحق ہے۔ اب یہ مسلمانوں کا کام ہے۔ کہ اس حکم سے فائدہ اٹھائیں۔ قرآن کریم کی تعلیم دینے والے قابل استاد مقرر کرائیں۔ جو طلباء کو با معنی قرآن پڑھا سکیں۔ اور اس کے حقائق و معارف ان کے ذہن نشین کرسکیں۔ صرف قرآن کریم کے الفاظ پڑھا دینے کافی نہ ہوں گے۔

دوسری ریاستیں بھی اپنی مسلمان رعایا کی مذہبی تعلیم کا انتظام کر کے شکر گزاری کے جذبات پیدا کر سکتی ہیں۔

احراری اور سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور

احراریوں نے اس بات کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ کہ جگہ جگہ فتنہ و فساد پھیلاتے پھریں۔ اور جو سرکاری افسران کی فتنہ انگیز سرگرمیوں کے روکنے کے متعلق اپنے فرائض ادا کرے اس کے خلاف شور مچا دیں۔ بلکہ حکومت تک کو دھمکیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ حال ہی میں سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور نے بٹالہ کے احراریوں کے ایک جلوس پر حفظ امن کی خاطر ضروری پابندی عائد کی۔ تو احراریوں نے حسب معمول ان کی مخالفت شروع کر دی اور ۸ جولائی کے اخبار "زمیندار" میں "مجلس احرار اسلام ہند کے اجلاس امرتسر" کی جو "ہم قرار دادیں" شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ

"احرار ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس بٹالہ میں عید میلاد النبی کے جلوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کے جابرانہ حکم کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ اور حکومت کو متنبہ کرتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ کھیلنے سے پرہیز کرے ورنہ نتائج کی تمامتر ذمہ واری حکومت پر ہوگی"۔

احراریوں کی طرف سے اس قسم کی دھمکیاں حکومت آئے دن سن چکی ہے۔ کہ اب وہ انہیں بڑے سے زیادہ وقعت نہیں دیتی تاہم اس سے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ جب احراری حکومت کے خلاف اس قسم کی اشتعال انگیزی سے باز نہیں آتے۔ تو دوسری جگہ وہ کیا کچھ نہیں کرتے۔ ایسی حالت میں ضروری ہے۔ کہ احراری جہاں جہاں فتنہ و فساد پیدا کریں۔ وہاں ان کو خصوصیت سے قانون کی پابندی کا سبق پڑھایا جائے۔ اس بارہ میں بعض اوقات نقصان رساں چشم پوشی اور بے جا نرمی سے کام لیا جاتا ہے جس کا خمیازہ مقامی افسروں کو بھگتنا پڑتا ہے۔

ہندو اور میر واعظ یوسف شاہ صاحب کی حمایت میں

ہندو اخبارات نے مسلمانان کشمیر کو ریاست کے تشدد کا نشانہ بنانے اور اپنے حقوق سے محروم رکھنے کے لئے جس قدر زور لگایا ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے یہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ کہ ہندو اخبارات کسی ایسی بات کی تائید و حمایت کر سکتے ہیں۔ جو کسی پہلو سے مسلمانان کشمیر کے لئے مفید اور فائدہ بخش ہو۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب یہ دیکھا جائے۔ کہ میر واعظ یوسف شاہ صاحب کی فتنہ انگیزیوں کی ہندو اخبار نہ صرف تائید کر رہے ہیں۔ بلکہ ریاستی حکام کے متعلق یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ

"ہمیں وشواس رکھنا چاہیئے۔ کہ ریاست کے ذمہ وار افسران مرزائی پراپیگنڈا کی حقیقت سے آگاہ ہو کر میر واعظ صاحب کی حوصلہ افزائی کرنا اپنا فرض سمجھیں گے"۔ (پرکاش ۸ جولائی)

تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ میر واعظ صاحب چونکہ ہندوؤں کی اس دلی خواہش اور تمنا کو پورا کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کو باہمی فتنہ و فساد میں مبتلا کر کے نقصان پہنچایا جائے۔ اس لئے ہندو اخبار ان کی حمایت کرتے ہیں۔ اس سے میر واعظ صاحب کی سرگرمیوں کی حقیقت مسلمانوں پر خوب اچھی طرح واضح ہو سکتی ہے۔

کیا مصلح کی ضرورت نہیں

اس قوم سے زیادہ بدقسمت اور کون ہو سکتی ہے۔ جو ایک طرف تو اپنی حالت زار کا رونا روئے۔ اور دوسری طرف جب اسے روحانی مصلح کا پتہ بتایا جائے۔ تو یہ کہدے کہ اسے کسی روحانی مصلح کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرے لوگوں کی طرح اخبار "اہلحدیث" بھی عام طور پر یہی کہا کرتا ہے۔ کہ جب قرآن کریم دنیا میں موجود ہے۔ تو پھر کسی فرستادہ خدا کی کیا ضرورت ہے۔ مگر حال میں خود اس نے مسلمانوں کی دینی و دنیوی ابتری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"اے مسلمانو! آج ہم اس قوم کے مشابہ ہو گئے ہیں۔ جس کی حالت قبل از اسلام تھی"۔

گویا بالفاظ "اہلحدیث" (۲۹۔ جون) موجودہ مسلمانوں کے لحاظ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کا نزول نہ ہونے کے مساوی ہے۔ اور ان کی وہی حالت ہو چکی ہے۔ جو اسلام کے نازل ہونے سے پہلے لوگوں کی تھی۔ کیا ایسی صورت میں بھی روحانی مصلح کی بعثت کا انکار کیا جائیگا

گاندھی جی کی لاہور میں آمد

۱۲۔ جولائی کو گاندھی جی لاہور پہنچ گئے۔ بہت بڑا ہجوم ان کی آمد کیوقت سٹیشن پر موجود تھا۔ یا تو انتظام ہی ناقص تھا۔ یا ہجوم بدنظمی پیدا کرنے پر تلا ہوا تھا۔ اس وجہ سے کئی بار سخت گڑبڑ پیدا ہوئی۔ حتیٰ کہ پولیس کو ڈنڈے چلانے پڑے۔ ہجوم کا ریلا زیادہ تر عورتوں کی طرف بڑھتا رہا جس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف اٹھانی پڑی کئی ایک کے سروں کے دوپٹے اتر گئے...... اور کئی ایک کی ساڑھیاں پھٹ گئیں۔ سناتنی ہندوؤں نے اس موقعہ پر سیاہ پرچیاں تقسیم کیں۔ مگر کسی قسم کی بدمزگی نہ پیدا کی۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ سناتنی ہندوؤں نے باوجود گاندھی جی کے خلاف جذبات رکھنے کے نہایت تحمل اور رواداری کا ثبوت پیش کیا۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۷؍ جولائی بعد نماز ظہر

حقیقی احمدی دوزخ میں نہیں جائے گا

ایک صاحب نے عرض کیا۔ ایک شخص نے بتایا کہ اس کا احمدیت کی طرف رجحان تھا۔ لیکن اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتے تھے۔ دوزخ میں پڑے ہیں۔ اس کے بعد اسے احمدیت کی طرف رغبت نہ رہی۔

فرمایا۔ ہمارا یہ دعوے نہیں ہے۔ کہ کوئی احمدی کہلانیوالا دوزخ میں نہیں جائے گا۔ صرف احمدی کہلانا نجات کے لئے کافی نہیں بلکہ حقیقی طور پر احمدی بننا ضروری ہے۔ اور جو حقیقی احمدی ہوگا۔ وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ پس اگر بیان کردہ خواب کو سچا بھی سمجھ لیا جائے۔ تو بھی اس کی وہ تعبیر نہیں کی جاسکتی۔ جو خواب دیکھنے والے نے کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔ کہ بعض لوگوں کو جب دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔ تو آپ ان لوگوں کو دیکھ کر فرمائیں گے۔ اصیحابی - اصیحابی یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ انہیں دوزخ کی طرف کیوں لے جایا جا رہا ہے۔ اس پر آپ کو بتایا جائے گا۔ کہ آپ کو معلوم نہیں۔ آپ کے بعد انہوں نے کیا کچھ کیا۔ پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کہلانے والے حقیقی صحابی نہ ہونے کی وجہ سے دوزخ سے بچ نہیں سکتے۔ تو صرف احمدی کہلانے والے حقیقی احمدی نہ ہوتے ہوئے کیونکر بچ سکتے ہیں*

ماں باپ کی اطاعت

ایک نوجوان نے بیعت کرنے کے بعد عرض کیا۔ اگر ماں باپ اور بہن بھائی میرے بیعت کر کے جانے پر رونا پیٹنا شروع کر دیں۔ اور مجھے کہیں۔ کہ احمدی ہونے سے انکار کر دو۔ تو اس وقت مجھے کیا کرنا چاہیئے*

فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی تھے جو ماں کے اکلوتے بیٹے تھے۔ جب وہ مسلمان ہوئے۔ تو ماں نے انہیں کہا۔ ایک بار تم مسلمان ہونے سے انکار کر دو۔ پھر خواہ مسلمان ہی رہو۔ مگر انہوں نے اس بات کو تسلیم نہ کیا۔ اور گھر چھوڑ کر چلے گئے۔ کئی سال کے بعد جب پھر آئے۔ تو ماں نے پھر وہی مطالبہ کیا۔ وہ پھر چلے گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا بیٹا قرار دیا ہے۔

س۔ مولوی کہتے ہیں۔ کہ ہر بات میں ماں باپ کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور ان کی کسی بات کو رد نہیں کرنا چاہیئے۔

فرمایا قرآن کریم میں ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری ضروری قرار دی گئی ہے۔ لیکن شرک کے معاملہ میں منع کر دیا گیا ہے جب ان کی اطاعت خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں آجائے۔ تو پھر نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ اگر ہر جگہ یہی بات چلے۔ کہ جو کچھ ماں باپ کہیں۔ وہی ماننا چاہیئے۔ تو ہندو ماں باپ اپنی اولاد کو۔ عیسائی ماں باپ اپنی اولاد کو اور سکھ ماں باپ اپنی اولاد کو یہی کہیں گے۔ کہ مسلمان نہ ہونا۔ اگر ان کی اولاد ان کی یہ بات مانے۔ تو پھر اسلام کس طرح پھیل سکتا۔ اور ترقی کر سکتا ہے۔

۹؍ جولائی بعد نماز عصر

ایک خواب

ایک مولوی صاحب جنہوں نے ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ بیان کیا۔ کہ میں حضرت مرزا صاحب کی صداقت معلوم کرنے کے لئے کچھ عرصہ سے روزانہ دعا کر کے رات کو سوتا ہوں۔ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک بہت بڑا جنگل ہے۔ کوئی انسان ادھر ادھر نظر نہیں آتا۔ میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوں۔ اور رو رو کر دعا کر رہا ہوں۔ کہ الٰہی اگر حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔ تو ان کی صداقت مجھ پر کھول دے۔ اسی حالت میں میں نے محسوس کیا۔ کہ میرے پیچھے کی طرف کوئی آدمی آکر کھڑا ہو گیا ہے۔ میں نے جب آہٹ پائی۔ تو آنسو پونچھ کر اس کی طرف مڑ کر دیکھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے۔ میں نے بتایا۔ کہ میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ سچے ہیں۔ اس نے کہا۔ آؤ میں تمہیں اس کے متعلق بتاؤں۔ اس کے بعد وہ شخص مجھے اپنے ساتھ لے گیا۔ اور ہم دونوں ایک بہت بڑے جلسہ میں پہنچے۔ جہاں تمام لوگ نہایت خاموشی کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ اور کسی قسم کا شور سنائی نہیں دیتا۔ وہاں مسند پر میں نے آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ آپ نے میرے وہاں پہنچنے سے پہلے دو دفعہ میرا نام لے کر پکارا۔ اور تیسری دفعہ اس وقت بلایا جب میں وہاں پہنچ چکا تھا۔ اور میں نے اپنے کانوں سے آپ کی آواز سنی۔ اس پر میں آپ کے پاس گیا۔ اس وقت میں نے اس شخص سے جو مجھے وہاں لے گیا تھا۔ پوچھا آپ کا نام کیا ہے۔ تو اس نے کہا بشیر اللہ۔ پھر میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ تو اس نے آپ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ان سے پوچھ لو۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ وہ شخص کون تھا۔ آپ کے تین بار مجھے پکارنے کا کیا مطلب ہے۔

حضور نے فرمایا۔ میرا نام بشیر بھی ہے۔ اور اصل وجود تمثیلی رنگ تو اختیار کر سکتا ہے۔ مگر وہ کچھ بتا نہیں سکتا تھا۔ اصل وجود ہی بتا سکتا تھا۔ اس لئے اس نے میری طرف اشارہ کر کے آپ سے کہا۔ کہ ان سے پوچھ لو۔ تین بار نام پکارنے اور دو دفعہ پکارنے پر آپ کے حاضر نہ ہونے کا مطلب یہ ہے۔ کہ دو دفعہ آپ کو احمدیت قبول کرنے کی تحریک ہوئی۔ مگر دب گئی۔ تیسری دفعہ کی تحریک کامیاب ہوگی۔ اور آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق حاصل ہوگی۔ واللہ اعلم

ایک نوجوان سالک کی رپورٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے سالکین کے جو فرائض مقرر فرمائے ہیں۔ انہیں بعض اصحاب پوری کوشش سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اور اپنی کارگزاری کی رپورٹ حضور کی خدمت میں تحریری یا زبانی پیش کرتے رہتے ہیں۔ ذیل میں ایک نوجوان سالک کی رپورٹ جو نہایت عمدہ ہے۔ اس لئے درج کی جاتی ہے۔ کہ تا دوسرے اصحاب اپنے کام اور اس کی رپورٹ دینے کے متعلق اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ (۱) علاوہ سوائے کالج کے جہاں جانا ضرور ساتھ رکھتا ہے۔ (۲) ہندو کے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیز کھانے سے سخت پرہیز کیا جاتا ہے۔ (۳) مطابق حکم حضور ہر ایک کو جی کہتا ہوں۔ (۴) کچھ دن سے حالت قبض طاری تھی۔ کہ نماز میں لطف نہ آتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نسخہ نماز میں تکرار درود اور استغفار مل گیا۔ جس سے بہت فائدہ ہوا۔ (۵) عصر سے قبل کی چار سنتوں کو اپنے لئے ضروری قرار دے لیا ہے۔ (۶) دو دعائیں کے جاری رکھنے کا حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ گو پہلے بھی چھوڑی نہیں تھی۔ مگر زمان پڑھنے کے بعد کثرت سے کرتا ہوں۔ (۷) جس دن سے الفضل میں یہ پڑھا ہے۔ کہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف کا کم از کم ایک صفحہ روزانہ ضرور پڑھنا چاہیئے اسی روز سے شروع کر دیا ہے۔ اور یہ وعدہ کر لیا ہے۔ کہ جس دن بھول جائے اگلے روز کم از کم دس صفحے ضرور پڑھے جائیں۔

ایک بھائی کو جو کہ مسجد میں جمعہ کو بھی شاذ ہی جاتے تھے سمجھایا۔ اور اب وہ مسجد میں نماز پڑھنے آتے ہیں۔ ایک بھائی کسی مولوی صاحب سے لڑ پڑے تھے۔ اور اسے اپنی غلطی نہ سمجھتے تھے۔ کچھ دیر کی گفتگو کے بعد مان گئے۔ ایک صاحب نماز میں سست تھے۔ انہیں سمجھایا گیا۔ اب تقریباً تمام نمازیں پڑھتے ہیں۔ انہی صاحب سے اعجاز احمدی پڑھوائی۔ اور اب تحفۃ الملوک پڑھ رہے ہیں نیز ان سے صبح کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا وعدہ لیا۔ جس پر وہ قائم ہیں۔ ایک اور شخص ہیں ان کو الحکم کا تمباکو کے متعلق مضمون پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے فوراً ترک دیا ایک بھائی سے بلاناغہ قرآن شریف کی تلاوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کا وعدہ لیا۔ ایک صاحب کو ان کے فرائض کے متعلق توجہ دلائی۔ پہلے تو ناراض ہو گئے۔ مگر بعد میں مان گئے۔ ایک اور بھائی صاحب سے تذکرۃ الشہادتین تحفہ غزنویہ۔ تحفۃ الملوک اور تحفہ گولڑویہ پڑھوایا اور آجکل نزول المسیح پڑھ رہے

بعثت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعودؑ کا علمی دنیا میں بلند ترین مقام

اَنْتَ مَدِیْنَۃُ الْعِلْم

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

"میں یقیناً کہتا ہوں۔ اگر کوئی شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں رہے۔ اور اسے ہماری تقریریں سننے کا موقعہ مل جائے۔ تو مشرق و مغرب کے مولویوں سے بڑھ جائے گا۔" (المسیح الموعودؑ)

انبیاء علیہم السلام کی آمد کا وقت

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے زمانہ میں دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں۔ جبکہ روحانیت عنقا ہوتی ہے۔ علم لدنی اور عرفانِ الٰہی کا چشمہ خشک ہو چکا ہوتا ہے۔ اور حقیقت کی جگہ مجاز اور دین کی جگہ دنیا لے لیتی ہے۔ وہ ضلالت اور گمراہی کے دور میں آسمان ہدایت پر سورج بنکر چمکتے اور اپنی نورانی کرنوں سے تاریک قلوب کو منور کرتے ہیں۔ انہیں اندھی دنیا اپنی کور باطنی اور جہالت کی وجہ سے برا بھلا کہتی۔ اور لعن طعن کا نشانہ بھی بناتی ہے۔ مگر ان کی اس جد وجہد میں جو وہ اصلاح عالم کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کرتے ہیں۔ کوئی کمی نہیں آتی۔ بلکہ ہر آن اس میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور ایک وقت آتا ہے۔ کہ وہ نور ہدایت کے ذریعہ دنیا کے بندوں کو ارض و سما کے پیدا کرنے والے کا متوالا بنا دیتے ہیں۔

رسول کریمؐ کی قوت قدسی کا نتیجہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے امیّین یعنے ایسے لوگوں میں جن کی علمی استعدادیں بہت پست تھیں۔ اپنا رسول بھیجا۔ اور اس کا یہ فرض قرار دیا۔ کہ یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ یعنی وہ ان پر آیات الٰہیہ کی تلاوت کرے۔ ان کا تزکیۂ نفس کرے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے چنانچہ باوجود اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ وہ زمانۂ جاہلیت کہلاتا تھا۔ جس ملک میں آپ مبعوث ہوئے۔ وہ تہذیب و تمدن کے اصول سے کوسوں دور تھا۔ اور جو لوگ آپ کے اولین مخاطب تھے۔ انہیں عقل و خرد سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ محض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پرتو اور اثر روحانی اور آپ کی تربیت کے نتیجہ میں روحانیت میں دنیا کے استاد بن گئے۔ اور اونٹوں کے چرواہے قیصر و کسریٰ کے تخت کے مالک قرار دیئے گئے

سنت الٰہی

پس اللہ تعالیٰ کے انبیاء کے متعلق یہ سنت ہے۔ کہ وہ علمی قحط کے زمانہ میں مبعوث ہوتے۔ اور دنیا کے سامنے علمی حقائق و معارف پیش کرتے ہوئے اپنی زیر تربیت جماعت میں خصوصیت کے ساتھ وہ قوت پیدا کر دیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں کوئی شخص مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور صریح طور پر جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا کا نظارہ نظر آجاتا ہے۔

زمانۂ حال کے متعلق رسول کریمؐ کی پیشگوئیاں

موجودہ زمانہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے متعدد پیشگوئیوں میں یہ امر بیان فرمایا ہے۔ کہ اس وقت ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ قرآن دنیا سے اٹھ جائے گا۔ مساجد یوں تو لوگوں سے بھری ہوں گی۔ مگر خشیت اور محبت الٰہی کے لحاظ سے ویران ہوں گی۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ ایسے نازک دور میں جبکہ مسلمان یہود کے ہم رنگ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کے لئے مسیح مہدی کو جو فارسی النسل ہوگا۔ مبعوث فرمائیگا وہ پھر اس قرآن اور ایمان کو جو دنیا سے اٹھ چکا ہوگا۔ واپس لائے گا۔ الحاد اور نیچریت کے رنگ میں رنگے ہوئے لوگوں کو پھر حقیقی مسلمان بنا کر مسلماں را مسلماں باز کردند پر عمل کرے گا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تیرہ سو سال گذرنے کے بعد واقعہ میں اسلام غریب الدیار ہو گیا۔ اور مسلمان اپنے مذہب پر قائم نہ رہے۔ نہ صرف مسلمان بلکہ ہر مذہب والا دنیائے دوں پر گر گیا۔ ایسے وقت میں ضروری تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی اسلام کا نگہبان بن کر آتا۔ جو پھر یتلوا علیھم ایاتہ کا فرض سرانجام دیتا۔ جو پھر لوگوں کو کتاب اور حکمت سکھاتا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں

قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دو بعثتیں مقدر تھیں۔ ایک اولین میں۔ دوسری آخرین میں۔ اولین میں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ اس وقت بھی لوگ علم روحانی سے نابلد ہو چکے تھے۔ اور اب آخرین میں جب دوسری بعثت ہوئی۔ تو اس وقت بھی علم روحانی سے لوگ کورے تھے۔ اور جس طرح اپنی پہلی بعثت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے علمی لحاظ سے ایسا عظیم الشان تغیر پیدا کیا کہ اس کا قیامت تک اثر چلا جائے گا۔ اسی طرح بعثت ثانی میں بھی مسیح موعودؑ کے ذریعہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر کامل ہیں۔ عظیم الشان تغیر رونما ہوا۔ واقعات گواہ ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر میدان میں اتنے عظیم الشان تغیرات پیدا کئے۔ کہ مخالفین تک اسے محسوس کرتے ہیں۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کی گواہی

اس مضمون کی تفصیلات میں جانے سے پیشتر یہ بیان کرنا ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علمی شان کا سب سے پہلے اعتراف سلسلہ احمدیہ کے اشد ترین مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے کیا۔ چنانچہ مولوی صاحب نے لکھا۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب (یعنے براہین احمدیہ) اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے۔ جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی۔ اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی جانی و مالی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے۔ تو ہم کو کم از کم کوئی ایسی کتاب بتا دے۔ جس میں جملہ فرقہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہمو سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی۔ قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھایا ہو۔ اور مخالفین اسلام و منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوے کیا ہو۔ کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو۔ وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ و مشاہدہ کرے۔ اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزا بھی چکھا دیا ہو"۔

(ریویو صفحہ ۱۲)

اس تحریر کا ایک ایک لفظ اس حقیقت کا مونہہ بولتا گواہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جونہی براہین احمدیہ لکھی۔ آپ کے روحانی علم کا سکہ بیٹھ گیا۔ اور لوگوں کی آنکھیں آپ کی خداداد قابلیت اور علمی استعداد کو دیکھ کر خیرہ رہ گئیں۔ اور انہوں نے محسوس کیا۔ کہ اب اسلام کی فتح آپ ہی کے ذریعہ مقدر ہے

اخبار "وکیل" امرتسر کی رائے

یہ گواہی ابتدائی زمانہ کی ہے۔ ایک دوسری گواہی اس وقت کی ملاحظہ ہو۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ اس وقت اخبار "وکیل" امرتسر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات کا بایں الفاظ ذکر کیا۔ کہ

وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی موت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو۔ ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ ۔ ۔

میرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے۔ کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے۔ ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔ میرزا صاحب کے لٹریچر کی قدر و عظمت آج جب کہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دئے۔ جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا۔ بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔ غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی۔ کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا۔ اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا۔ جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے۔ اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے۔ قائم رہے گا۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے ان کے آریہ سماج کے مقابل کی تحریروں سے اس دعویٰ پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے۔ کہ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے۔ ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظر انداز کی جاسکیں۔

فطرتی ذہانت، مشق و مہارت اور مسلسل بحث و مباحثہ کی عادات نے مرزا صاحب میں ایک خاص شان پیدا کر دی تھی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذاہب غیر پر ان کی نظر نہایت وسیع تھی۔ اور وہ اپنے ان معلومات کو نہایت سلیقہ سے استعمال کر سکتے تھے۔ تبلیغ و تلقین کا یہ ملکہ ان میں پیدا ہو گیا تھا۔ کہ مخاطب کسی قابلیت یا کسی مشرب و ملت کا ہو۔ ایک دفعہ ضرور گہرے فکر میں پڑ جاتا تھا۔ ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے۔ اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ اس کی نظیر غالباً دنیا میں کسی جگہ نہیں مل سکتی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں ان سب کے لئے حکم و عدل ہوں لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی۔ اور یہ نتیجہ تھی ان کی فطری استعداد کا۔ ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ امید نہیں ہے کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔ جو اپنی اعلیٰ خواہشیں محض اس طرح مذہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔"

اخبار ”وکیل“ کے یہ الفاظ اس حقیقت کا زبردست ثبوت ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام واقعہ میں علمی ارتقاء کا نقطہ مرکزی تھے۔ اور آپ کے متعلق الہام الٰہی میں جو یہ خبر دی گئی۔ کہ انت مدینۃ العلم بالکل درست ہے۔

احادیث صحیحہ میں مسیح موعودؑ کے علمی افاضات کا ذکر

احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسیح موعود کے علمی افاضات کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ امام مہدی جب آئیگا تو کثرت سے مال بانٹے گا۔ سطحی نگاہ رکھنے والوں نے اس سے دنیاوی زر و مال تصور کیا اور یہ خیال نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے مامور لوگوں کو دنیا میں پھنسانے نہیں۔ بلکہ دین کا متوالا بنانے آتے ہیں۔ اور ان کی بعثت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پیارے بن جائیں۔ پس کسی مامور کی بعثت کی غرض زر و اموال کی تقسیم قرار دینا انتہائی غلطی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خبر کے ذریعہ یہ بتایا کہ مسیح موعود علوم روحانیہ کے ذریعہ لوگوں کو مالامال کریگا۔ اور آج جب کہ خدا کا مسیح ہم میں نازل ہو چکا۔ اور اس نے اپنے کارہائے نمایاں سے دنیا میں اتنا عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کہ کہا جا سکتا ہے آپ نے نئی زمین اور نیا آسمان بنا دیا۔ ہمیں اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کے متعلق جو بات بیان فرمائی تھی۔ وہ بالکل پوری ہو چکی۔

یہ مختصر مضمون چونکہ تفصیلات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمی افاضات کا اختصاراً بعض نوٹس کی شکل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

وفات مسیحؑ

حیات و ممات مسیح کا مسئلہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں ایک مابہ النزاع موضوع تھا۔ لاکھوں مسلمان اس عقیدہ کی وجہ سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چرخ چہارم پر زندہ ہیں اسلام سے مرتد ہو کر عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے تھے۔ صوفیاء و علماء عیسائیت کے آگے ہتھیار ڈال چکے تھے۔ اور دجالی فتنہ اپنے شباب پر تھا۔ مسلمانوں کو کوئی ملجاء و ماویٰ نظر نہ آتا تھا اور وہ ایک بے کس و مجبور انسان کی طرح عیسائیت کے آگے سرنگوں تھے۔ مسیح موعود وہ پہلے مقدس انسان ہیں۔ جنہوں نے قرآنی دلائل و براہین کی رو سے حیات مسیح کے عقیدہ کو باطل ثابت کیا۔ نیز احادیث، تاریخ اور عقلی طور پر ثابت کر دیا۔ کہ مسیح ناصری جو رسول الیٰ بنی اسرائیل تھے انبیاء سابقہ کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ آج دنیا اگر اس عقیدہ سے دل برداشتہ ہو چکی ہے اور ہمیں یہ دکھائی دیتا ہے کہ حیات مسیح کے قائلین مردہ ہو چکے ان کی زبانیں گنگ ہو گئیں تو اس کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ادلہ و براہین نے ان کے دماغوں میں اس بارے میں روشنی پیدا کر دی ہے۔

کسر صلیب

مسیح موعود کے اعمال جلیلہ میں سے ایک عمل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسر صلیب بھی قرار دیا ہے جس سے مراد یہ تھی۔ کہ آپ کے زمانہ میں چونکہ عیسائی مذہب زوروں پر ہوگا۔ مسیح کی صلیبی موت کا پادریوں کی طرف سے ذکر کیا جائیگا اور اس ذریعہ سے مسلمانوں کو جادہ حق سے پھرایا جائیگا اس لئے مسیح موعود اس عقیدہ کو باطل ثابت کرے گا۔ اور عیسائی مذہب کا تار پود بکھیر کر رکھ دیگا۔ خود عیسائیوں کو مسلم ہے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو مسیحی دین باطل ہو جائیگا۔ چنانچہ پولوس اپنے اس خط میں جو اس نے کرنتھیوں کے نام بھیجا۔ لکھتا ہے۔ ”اگر مسیح مردوں سے اجی نہیں اٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ“ (۱۔ کرنتھیوں ۱۵/۱۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بدلائل قویہ ثابت کیا کہ مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اتار لئے گئے۔ اور پھر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے۔ اس طرح صلیب پاش پاش ہو گئی علاوہ ازیں آپ نے تثلیث کفارہ اور الوہیت مسیح وغیرہ کی تردید میں اتنے وزنی دلائل دئے۔ کہ عیسائیت کا خاتمہ ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج مذہب کی خاطر کوئی شخص عیسائی ہونے کے لئے تیار نہیں۔ اور صرف وہی لوگ عیسائیوں کے جال میں پھنستے ہیں۔ جو مذہب کی بجائے دوسری اغراض مدِ نظر رکھتے ہیں۔ پھر آپ نے اسلام کی اشاعت و حفاظت کرنے کے لئے ایک ایسی جماعت قائم کر دی ہے۔ جو آپ کے دلائل و براہین کو لے کر ہر میدان میں کامیاب ہو رہی ہے۔ اور دنیا کا کوئی مذہب نہیں۔ جو ان کے مقابلہ میں ٹھہر سکے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل

جماعت احمدیہ میں اسلامی اخوت کا نہایت پیارا نمونہ

مالابار کے مظلوم بھائیوں کی والہانہ مدد

لانرید منکم جزاءً ولا شکورا

تین چار ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ احباب ان مظالم کے متعلق تھوڑی سی سرگزشت اخبار کے صفحات میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ جو مالابار کے احمدیوں پر کئے گئے۔ اگرچہ مخالفت بدستور جاری ہے۔ افراد جماعت احمدیہ مالابار کو مخالفین نے اپنے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنایا ہوا ہے۔ لیکن اس ضمن میں یہ بات معلوم کر کے اطمینان و شکریہ کا باعث ہے۔ کہ ان مظلوم بھائیوں کی احمدی دوستوں نے کسی نہ کسی رنگ میں جو امداد کی ہے۔ اس سے مالابار کے احمدیوں کو بہت تقویت حاصل ہوئی ہے۔ مرکز و احباب سے بروقت امداد پہنچنے پر مخالفت کا مقابلہ صبر و استقلال کے ساتھ کر رہے ہیں۔

جن دوستوں نے اپنے ان غریب اور بے کس بھائیوں کی مدد کے لئے لبیک کہا ہے۔ ان میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کو دوسری جماعتوں پر نمایاں سبقت حاصل ہوئی ہے۔ میں شکریہ و دعا کے ساتھ حیدرآباد کے ان دوستوں کے نام درج ذیل کرتا ہوں۔ جنہوں نے ان کی امداد کی ہے۔

نام رضا کار	ذاتی خدمت	نقد
(۱) سیٹھ محمد اعظم صاحب	بذات خود مالابار گئے اور اخراجات برداشت کئے	۱۴۰ روپے اپنے رفقاء اور خاندان سے جمع کر کے دیئے
(۲) سیٹھ معین حسین خان صاحب		۲۵ روپے بموقعہ شادی پسر خود عطا کئے
(۳) مولوی محمد حبیب اللہ خان صاحب ایم - ایس سی پسر جناب ذوالفقار علی خانصاحب سابق ناظر اعلیٰ	خطوط کی بت و ٹائپ وغیرہ پر اپنا خرچ کیا	۳۰ روپے
(۴) سیٹھ عبد اللطیف صاحب		۲۵ روپے اپنے بھائی کی شادی پر دیئے
میزان		۲۲۰ روپے

یہ رقم مالابار کے دوستوں کی امداد کے لئے بھجوائی گئی۔ اور سیٹھ صاحب کو معہ ان دوستوں کے جنہوں نے اپنی خدمات حیدرآباد میں پیش کیں

مالابار بھیجی گئی۔ ان کے سفر کے اخراجات اس رقم کے علاوہ ہیں۔ ابھی تک مالابار کی جماعت کی مشکلات حل نہیں ہوئیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ نے جماعت مالابار کو مزید امداد بہم پہنچانے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جس طرح پر ملکانہ میں احباب نے اپنے آپ کو تین تین ماہ کے لئے والنٹیر کیا تھا۔ ایسا ہی وہ اب بھی کریں۔ خود جائیں۔ یا معاوضہ میں اخراجات بھیج دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر انجمن کی اس تجویز کو منظور فرمایا ہے۔ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ احباب کے ذریعہ سے مالابار کی جماعت کی اس وقت تک مدد کرتی رہے۔ کہ ان کو ظلم و ستم سے نجات حاصل ہو۔ لہذا میں تمام احباب کو اس کار خیر کی طرف توجہ دلاتا ہوا ان کے جذبات سے اپیل کرتا ہوں۔ المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً مومن دوسرے مومن کے لئے ایک ایسی عمارت کی طرح ہوتا ہے۔ کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ اس اجتماعی فریضہ کو نظر انداز کرنے کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ اپنی بنیادوں کو خود اپنے ہاتھ سے کھوکھلا کیا جائے۔ آج جماعت احمدیہ دنیا میں اس لئے کھڑی کی گئی ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دوبارہ زندہ کرے۔ یہ اجتماعی ضرورت ایک ایسی ضرورت ہے جس کے متعلق مومن چھوڑ کافر بھی پورے طور پر حساس ہے۔ بوجہ اس کے کہ انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہے لیکن جو بات ایک مومن کو دنیا داروں سے ممتاز کرتی ہے۔ وہ یہ ہے یوثرون علے انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ وہ اپنی جانوں پر دوسرے بھائیوں کو مقدم کرتے ہیں۔ خواہ انہیں بھوک کی تکلیف ہی کیوں نہ برداشت کرنی پڑے نیز مومن اس امر میں بھی ممتاز ہوتا ہے۔ کہ وہ تمام اغراض کو بالائے طاق رکھ کر صرف ایک مقصد کو اپنا نصب العین بناتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے۔ جس پر حیات جاودانی کا دارومدار ہے

پس میں امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اپنی ممتاز حیثیت کو اس اڑے وقت پر جو مالابار میں ہمارے بھائیوں کو درپیش ہے۔ بھولیگی نہیں ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت ہائے انصار اللہ و کارکنان تبلیغ

کی

خاص توجہ کے لئے

انصار اللہ نے اپنی سالانہ میٹنگ میں دو باتیں خصوصیت سے پاس کی تھیں۔ اول یہ کہ اپنے علاقہ میں بارہ اہم مقامات منتخب کر کے پبلک تبلیغی جلسے کرائے جائیں۔

دوم یہ کہ تبلیغی ٹریکٹ کے ذریعہ سے تبلیغ کو زیادہ سے زیادہ وسعت دی جائے۔

اول الذکر کے متعلق بعض جماعتیں ایک حد تک اہتمام کر رہی ہیں۔ خصوصاً جماعتہائے پونچھ میں مولوی محمد حسین صاحب کی زیر نگرانی یہ پبلک جلسے نہایت اہتمام سے کئے جا رہے ہیں۔ اور وہ اپنی ہفتہ واری اور ماہواری رپورٹ میں اپنے اس فریضہ کی ادائیگی کے متعلق اطلاع دیتے رہتے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء لیکن قرار داد ع۲ کے متعلق انصار اللہ کی جماعتوں نے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ نظارت دعوت و تبلیغ ایک عرصہ سے ماہواری ٹریکٹ ان کی خاطر شائع کر رہی ہے۔ لہذا مبلغین اور مقامی کارکنان تبلیغ ہر دو ان امور کی طرف توجہ دے کر مشکور فرمائیں

اس ضمن میں میں یہ بھی یاد دہانی کراتا ہوں۔ کہ مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اشاعت کے کام کو مضبوط کرنے کے لئے ۱۲۰۰ کی رقم جماعتوں پر ڈالی تھی۔ گذشتہ سال اس فنڈ میں جماعتوں نے بہت کم حصہ لیا ہے۔ حالانکہ ان کو ٹریکٹ مفت بھیجے گئے۔ لہذا اس ذمہ واری کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سالانہ رپورٹیں جلد بھجوائیں

سالانہ رپورٹ تیار ہو رہی ہے۔ مگر ابھی تک بہت کم جماعتوں نے اپنی کارکردگی کی رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس لئے ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء تک تمام جماعتوں کی مفصل رپورٹ آ جانی چاہیئے۔ رپورٹ یکم مئی ۱۹۳۳ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء کی ہو۔ جن جماعتوں کے کام کا ماہواری گوشوارہ الفضل میں شائع ہوتا رہا ہے۔ وہ بھی رپورٹوں کو دیکھ لیں۔ اگر کوئی نقص ہو۔ تو وہ اسے بھی دور کر سکتی ہیں۔ یعنے اپنے کام کا سالانہ گوشوارہ تیار کر کے الگ بھیج دیں۔ تا اسے سالانہ رپورٹ میں شائع کیا جائے ؛

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نظارتوں کے اعلانات

تقرر امراء

مندرجہ ذیل جماعتوں کے انتخاب کی بنا پر کثرت رائے کے حق میں فیصلہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۳۵ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۱) بابو غلام حسین صاحب اوورسیر پی ڈبلیو ڈی جموں برائے جماعت احمدیہ جموں

(۲) شیخ جان محمد صاحب سیالکوٹ۔ برائے جماعت احمدیہ سیالکوٹ

(۳) خان بہادر محمد علی خان صاحب کوہاٹ برائے جماعت احمدیہ کوہاٹ (قائم مقام ناظر اعلیٰ)

زمیندار جماعتوں میں بیداری

آج کل زمیندار جماعتیں فصل ربیع کے چندہ کی فراہمی میں مصروف ہیں۔ سیکرٹریان جماعت مقامی وانسپکٹران بیت المال کی رپورٹوں سے جن جماعتوں میں بیداری ظاہر ہوئی ہے۔ ان کے نام معہ مختصر حالات کے شکریہ کے ساتھ اخبار الفضل میں شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان جماعتوں اور ان کے کارکنوں کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے۔

جماعت سنور:۔ یہ بہت پرانی جماعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص نشان کے حامل مولوی عبداللہ صاحب یہاں کے ہی تھے۔ اس کے عہدہ دار خاص طور پر محنت سے کام کرتے ہیں۔ بعض دوست چندہ کی طرف سے کچھ کوتاہی کرتے تھے۔ جن کو سید محمد علی شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال ملے۔ اور چندہ کی اہمیت کے متعلق ذکر کیا۔ تو وہ اپنی اس کوتاہی سے باز آئے۔ اب اس جماعت میں سوائے ایک آدھ کے باقی سب احباب چندہ دینے میں باقاعدہ ہیں۔

جماعت سامانہ:۔ اس جماعت کی رپورٹ موصول ہونے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اس قدر بڑی جماعت میں ایک فرد بھی ایسا نہیں۔ جو شرح سے کم چندہ دیتا ہو۔ اس باقاعدگی کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولوی فضل الرحمن صاحب امیر جماعت سامانہ کا بڑا دخل ہے۔ احباب ان کے واسطے خاص دعا فرمائیں۔ وہ سلسلہ کی خدمت کا خاص جوش رکھتے ہیں۔

جماعت ملک پور:۔ یہ جماعت کچھ عرصہ سے چندہ کی ادائیگی میں سست چلی آتی تھی۔ لیکن اب دوست اپنی پچھلی حالت پر افسوس کرتے ہوئے آئندہ کے لئے باقاعدہ رہنے کا وعدہ کرتے ہیں

جماعت مروڑی:۔ اس جماعت کی پہلی حالت کا اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ انسپکٹر بیت المال کے مطالبہ پر ایک شخص نے اس کی اور سلسلہ کی بھی تحقیر کی۔ لیکن جب انسپکٹر بیت المال سید محمد علی شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں سب کیفیت سنائی۔ تو اس نے رو رو کر دست بستہ مجمع عام میں معافی مانگی۔ اور کہنے لگا۔ کہ مجھے اس مقدس سلسلہ کی شان کا علم نہ تھا۔ میں معذور تھا۔ بیوی۔ بچوں کی محبت نے مجھے سلسلہ کے کاموں کو مقدم کرنے سے باز رکھا۔ اب میں توبہ کرتا ہوں۔ اور تازندگی انشاء اللہ تعالیٰ دین کے کام کو دنیا کے ہر کام پر مقدم رکھوں گا۔ احباب ان صاحب اور انسپکٹر بیت المال کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

جماعت ٹھٹھہ کاکو:۔ قریشی امیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ ضلع لائل پور میں ایک نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ گو اس سال فصل اچھی خاصی نہیں ہوئی۔ لیکن دوستوں نے عہد کیا ہے۔ کہ بجٹ سے زیادہ رقم انشاء اللہ تعالیٰ داخل بیت المال کریں گے۔

جماعت محمود پور:۔ کچھ عرصہ سے چندہ کی ادائیگی کے بارے میں بہت بے قاعدہ رہی ہے۔ احباب پر چندہ کی اہمیت کا اثر جیسا کہ چاہیئے تھا۔ نہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے بجٹ کی تشخیص میں اور آمدنی کے اندراج میں لاپرواہی سے کام لیا تھا۔ لیکن جب سید محمد علی شاہ صاحب نے ان کو چندہ کی اہمیت بتلائی۔ تو یہ ان کی خاص سعادت اور اخلاص تھا۔ کہ وہ خود بخود اپنے بجٹ کی تشخیص دوبارہ کرانے لگے۔ اور اس طرح خود اپنا بجٹ بڑھا لیا۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت بھی بیدار ہو گئی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ جلد اپنی ہمسایہ جماعت سامانہ کے نمونہ پر ترقی کرنے لگے گی۔ (ناظر بیت المال)

ایک آنریری سکرٹری بیت المال کا تقرر

انجمن ہائے احمدیہ۔ مالو کے بھگت۔ گھنو کے ججہ کوٹ آغا کے لئے چوہدری غلام محمد صاحب احمدی ساکن پوہلا مہاراں کو آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا تھا لیکن ان ہر سہ انجمنوں کے لئے چوہدری صاحب موصوف اکیلے کام نہ کر سکیں گے۔ اس لئے ان کی مدد کے لئے چوہدری عبداللہ خان صاحب ساکن قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ کو آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے عہدہ داران جماعت متعلقہ ہر دو انسپکٹران بیت المال کے ساتھ تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

سالانہ رپورٹیں بھجوائی جائیں

نظارت امور عامہ کی سالانہ رپورٹ یکم مئی ۳۳ء سے ۳۰ اپریل ۳۴ء تک طیار ہو رہی ہے۔ تمام اضلاع کے امور عامہ کے مہتمم صاحبان اور مقامی جماعتوں کے سکرٹری صاحبان اپنے اپنے کام کی رپورٹ جلد تر طیار کر کے امور عامہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

چندہ کشمیر اور میاں احمد الدین صاحب زرگر

امیر جماعت احمدیہ شملہ کی رپورٹ

میاں احمد الدین صاحب زرگر مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے چندہ کشمیر ایک عرصہ سے وصول کر رہے ہیں۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کشمیر کے متعلق کام ایک وسیع پیمانہ پر جاری فرمایا ہوا ہے اور روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اس موقع پر میاں احمد الدین صاحب نے ایک لمبا دورہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ جہاں وہ جائیں۔ وہاں کے مقامی احباب کو چاہیئے۔ کہ ان کے ساتھ تحصیل چندہ کشمیر میں تعاون کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خوشنودی اور دعا حاصل کریں۔

میاں احمد الدین صاحب نے گذشتہ دو ہفتہ شملہ میں نہایت محنت۔ اخلاص اور محبت سے کام کیا ہے۔ اور باوجود مشکلات کے ۔/۱۹۴ کی رقم وصول کی ہے۔ جیسا کہ مکرمی حافظ عبدالسلام صاحب امیر جماعت احمدیہ شملہ کی ذیل کی رپورٹ سے ظاہر ہے۔

لکھتے ہیں۔ میاں احمد الدین صاحب پچھلے دو ہفتہ شملہ میں رہے۔ انہوں نے کشمیر ریلیف فنڈ میں ۔/۱۸۴ روپیہ اب تک وصول کئے ہیں۔ تھوڑے سے وعدے بھی قابل وصول ہیں۔ اور ۱۰ زکوٰۃ میں وصول کئے ہیں یہ سب چندہ ہماری توقعات سے بڑھ کر ہے۔

جسے ہم حضرت صاحب کی دعاؤں کے طفیل سمجھتے ہیں۔ میاں احمدالدین صاحب نے جس جوش۔ اخلاص اور محنت سے اس عرصہ میں کام کیا ہے۔ وہ بھی ہمارے لئے قابل رشک ہے۔ اس لئے کہ میاں احمدالدین صاحب معمر شخص ہیں۔ شملہ میں باوجود آبادی کے دور دور ہونے اور سواری کا انتظام نہ ہونے کے انہوں نے پیدل رات دن ایک کر کے چندہ وصول کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا

خاکسار:۔ برکت علی خان فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان

مسلمانان اکھنور کا اتحاد عمل

سیرت النبیؐ کا کامیاب جلسہ

۲۵ جون زیر اہتمام انجمن اسلامیہ اکھنور بتقریب عید میلاد مسلم ہال اکھنور میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے تقریریں فرمائیں۔

پہلا اجلاس زیر صدارت سید برکت علی شاہ صاحب شروع ہوا۔ اور حکیم عبدالنبی صاحب نے نہایت احسن اور علم فہم الفاظ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی۔ اور آپ کے احسانات جو کہ آپ نے اپنے مخالفین پر کئے۔ نہایت اعلیٰ طریقہ پر سامعین کے ذہن نشین کرائے۔ ازاں بعد مولوی نوراللہ شاہ صاحب سیالکوٹی نے اخلاق فاضلہ حضرت رسالتمآب پر وعظ فرمایا۔ اس کے بعد نماز مغرب کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت حکیم عبدالنبی صاحب ہمیرپوری شروع ہوا۔ سید نوراللہ شاہ صاحب نے تاریخی واقعات حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام پر روشنی ڈالی ان کے بعد مولوی عبدالرحمٰن صاحب (احمدی) مبلغ اسلام نے سیرت النبیؐ پر ایک جامع اور مدلل تقریر فرماتے ہوئے آپؐ کو تمام جہان کے لئے رحمت ثابت کیا نیز آپ نے ہمسایہ اقوام کے ساتھ اتفاق اور اتحاد کی زندگی بسر کرنے کی تلقین کی۔ اور فرمایا کہ تمام قوموں کے بزرگوں کو واجب الاحترام سمجھنا چاہیئے۔ تاکہ آپ کے بزرگوں کو دنیا کے تمام مذاہب عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اس کے علاوہ آپ نے مخالفین کے اعتراضات مثلاً یہ کہ رسول مقبولؐ غلامانہ زندگی بسر کرنے کا سبق دیتے تھے۔ آپ نے زیادہ شادیاں کیں۔ جنگ وجدال میں زندگی بسر کی۔ ان ہر سہ اعتراضات کا اعلیٰ پیمانہ پر جواب دیا۔

آخر میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بہ اتفاق رائے پاس ہوا۔

مسلمانان اکھنور کا یہ عظیم الشان اجتماع اپنے والئے ملک سے بذریعہ جناب پرائم منسٹر صاحب بہادر پرزور ملتجیانہ التجا کرتا ہے۔ کہ موجودہ وقت میں امن کا دور دورہ ہے۔ اور لیڈران قوم نے سول نافرمانی واپس لے لی ہے۔ جس سے سرکار نے ازراہ خسروانہ جملہ ہنگامی قوانین واپس لے لئے ہیں۔ اب تمام سیاسی اسیروں کو رہا کر کے اپنی وفادار مسلم رعایا کو خوش وخرم کیا جائے۔

سکرٹری سیرت کمیٹی اکھنور

پرانے قرضوں کے متعلق اعلان

خزانہ بیت المال میں بعض پرانے قرضوں کی رقم جمع ہے۔ جو ابھی تک قرضخواہوں نے واپس نہیں لی۔ بعد تحقیق مستحقین یہ رقم ادا کی جاتی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹۲۴ء کے قرضہ سفر یورپ سے جن دوستوں کی رقم قرضہ انجمن کے ذمہ باقی ہو۔ وہ درخواست معہ ثبوت آخر جولائی ۳۴ء تک دفتر ہذا میں پیش کریں۔ تا بعد تحقیق ادائیگی کا انتظام کیا جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ

کہ اسی کے فضل وکرم سے ہم اس قابل ہوئے۔ کہ والد محترم حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفہ اولؓ شاہی طبیب مہاراجہ جموں وکشمیر کے اپنے قلم کے لکھے ہوئے طبی مجربات ہدیہ ناظرین کر سکیں۔ حضرت مولانا دنیا کے بہت بڑے محسن تھے۔ اور کسی نسخہ کو چھپا کر دنیا کو اس کے فائدہ سے محروم رکھنا گناہ خیال کرتے تھے۔ اس لئے ناظرین کرام کو مطمئن رہنا چاہیئے۔ کہ اس کتاب میں وہ تمام نسخہ جات موجود ہوں گے۔ جو حضرت مولانا نے ہزاروں لاکھوں روپیہ خرچ کر کے اور مشرقی ممالک کے دور دراز کے سفر اختیار کر کے حاصل کئے۔ خود حضور اپنی طبی بیاض میں بعض نسخہ جات کے متعلق لکھتے ہیں۔

”ایسا نسخہ ہم نے آج تک نہ دیکھا نہ سنا۔ عام طور پر لوگ ایسے نسخہ جات کو ظاہر نہیں کرتے۔“

اگر آپ طب یونانی کے سب سے بڑے طبیب کی ۴۰ سالہ زندگی کا نچوڑ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی مندرجہ ذیل پتہ سے اصل بیاض نورالدین منگوا لیجئے۔ یہ کتاب عام کتابی سائز کے پونے چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ ولایتی کاغذ خوبصورت کتابت بہترین طباعت قیمت بے جلد دو روپے مجلد اڑھائی روپے۔ مگر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی شادی کی خوشی میں صرف ماہ جولائی میں ۸ر فی کتاب رعایت کر دی گئی ہے۔ والسلام معرفت عبدالوہاب عمر قادیان

Qadian.

تیئیہ وچوتھیئہ بخار کا بے نظیر علاج

پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ امرت دھارا کی ایجاد سے جو فائدہ ملک کو پہنچایا ہے۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ چونکہ یہ دوائی بدرقہ مناسب سے کل امراض پر مفید ہوتی ہے۔ اس واسطے لوگ اپنے آپ اس کے بدرقے بھی معلوم کرتے رہتے ہیں۔ پنڈت صاحب نے پرچہ ترکیب میں کہیں نہیں لکھا۔ مگر ایک صاحب رسالدار نارا سنگھ ضلع گوڑگانوہ نے اپنے تجربہ کی بناء پر لکھا ہے۔ کہ برگ تلسی کے ہمراہ دو چار بوند امرت دھارا تیار کردہ پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ دینے سے اکثر ایک ہی خوراک سے تیئیہ وچوتھیہ بخار دور ہو جاتے ہیں۔ ایک بار کا تجربہ نہیں ہے بلکہ بارہا کا تجربہ ہے۔ ایک شیشی منگا کر پاس رکھیں۔ آپ سمجھو گے کہ ایک نعمت ہاتھ آئی ہے۔ ملیریا نے ہندوستان میں تباہی مچائی ہوئی ہے۔ تیئیہ چوتھیہ اسی کی شکلیں ہیں۔ جب تیئیہ چوتھیہ کو مفید ہے۔ تو ضروری طور پر دوسری اقسام ملیریا کو بھی امرت دھارا اسی انوپان سے مفید ہو گی۔ برگ تلسی کے ساتھ ویسے ہی پان کی طرح کھا جاویں۔ یا برگ تلسی گھوٹ کر یا ان کا جوشاندہ کر کے استعمال کرا دیں۔ ہمارے خیال میں یکساں مفید ہو گی۔ امرت دھارا ہر وقت ہر شخص کو موجود رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ اکیلی دوائی کھانے اور لگانے سے تقریباً کل امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں بچوں اور جوانوں کو ہوتی رہتی ہیں بھی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف سوا روپیہ نمونہ آٹھ آنے مینیجر امرت دھارا ۹۲ لاہور کو لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج مالک دواخانہ رحمانی نے استادی المکرم حضرت نور الدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور اجینٹ رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ محافظ اٹھرا گولیاں مولانا استادی المکرم نور الدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کر کے قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھئے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر لعہ علاوہ محصولڈاک **نوٹ**:۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط سے اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔ **عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب**

گکرے! گکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایک دفعہ جڑ پکڑ جائے۔ تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آجاتی ہے۔ پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے۔ بہت جلدی علاج کرانا چاہیئے۔ سب سے بڑھ کر اس مرض کیلئے علاج سرمہ نورانی ہے۔ گکرے نئے ہوں یا پرانے، سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھائیے۔ سرمہ نورانی کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ہے۔ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؍ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۸؍ کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت طلب فرمایئے۔

دلکشا منجن دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کیلئے واحد منجن ہے۔ اس سے پائیوریا جیسا موذی مرض بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ لیکن استقلال کے ساتھ استعمال کرنا شرط ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۰؍

دلکشا ہیر آئل بالوں کے لئے از بس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ ۹ اونس کی شیشی ۲؍ علاوہ محصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی بحقہ محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

اکسیر روزنس عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ تین شیشی للعہ تفصیل کیلئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھکر مفت طلب فرمایئے۔ نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی۔ قادیان

دوا لیجئے۔ دعا کیجئے

علاج ہومیوپیتھک میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ روپیوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ کھانے میں مزیدار زود اثر۔ ہیضہ۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانے والی۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحتیاب ہوئے ہیں۔ آپ بھی استعمال کرائیں تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے۔ کوئی تکلیف ہو کیسا ہی مرض ہو۔ پوری کیفیت لکھیے۔ شافی خدا ہے۔ امراض مخصوصہ مرمان کیلئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ خونی و بادی بواسیر ۲؍ دمہ ۲؍ کنٹھ مالا ۲؍ ناسور عہ گنٹھیا عہ پرسوت ۲؍ بادگولہ ۲؍ یرقان ۲؍ تلی ۲؍ سیلان الرحم ۲؍ مرگی ۲؍ ذیابیطس ۲؍ دق ۲؍ سفید داغ عہ مرض سوکھا عہ جریان عہ۔ دیرینہ و پیچیدہ و گندہ امراض فی ہفتہ عہ۔ مقویات فی شیشی ۱۲؍

پتہ:۔ **ایم۔ ایچ احمدی ہومیوپیتھ چتوڑ گڈھ۔ میواڑ**

مشینری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ آہنی رہٹ۔ ہل۔ بیل چکی۔ یعنی خراس چارہ کترنے کی مشینیں۔ فلور ملز۔ چھڑائی کی مشینیں۔ قیمہ۔ بادام روغن اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشینیں وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خرید کرنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے۔ **ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیرز بٹالہ۔ پنجاب**

اکسیر تسہیل ولادت بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے قیمت معہ محصول ۲؍ معرفت۔ **مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا**

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ کورس ایک سال پراسپیکٹس مفت۔

مینجر

چار لاجواب تحفے مندرجہ ذیل چار لاجواب کتابیں ایسی ہیں۔ جو ہر ایک خواندہ احمدی کے پاس ہوں۔ جن کو وہ خود پڑھیں دوسروں کو پڑھائیں۔ تجلیات رحمانیہ ۶؍ بٹالوی کا انجام ۲؍ مرقع شنائی ۲؍ جھوٹ کا بھوت ۲؍ بصورت ناپسندیدگی واپسی کی شرط بشرطیکہ خراب نہ ہو گئی ہوں۔ قیمت معہ محصولڈاک عہ پتہ:۔ **مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان (پنجاب)**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

افغانستان کے ایک گاؤں پیمین نامی کے متعلق پشاور سے ۱۲ جولائی کے مطابق ایک حیرت انگیز واقعہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اکثر مقامات سے زمین نے پھٹنا شروع کر دیا۔ اہل دیہہ نے خائف ہو کر بھاگنا شروع کر دیا۔ دو دن کے بعد گاؤں کی تمام زمین گاؤں سمیت نیچے دھنس گئی۔ لیکن چونکہ لوگ نکل چکے تھے۔ اس لئے کسی آدمی یا حیوان کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔

پشاور سے ۱۲ جولائی کی اطلاع ہے کہ مشرقی افغانستان (نورستان) میں ایک چشمہ برآمد ہوا ہے جس کے پانی کا رنگ سرخ اور ذائقہ ترش ہے۔ اسے کئی امراض کے لئے مجرب پایا گیا ہے۔

حکومت آسام نے شیلانگ سے ۱۲ جولائی کی اطلاع کے مطابق تمام کانگرس کمیٹیوں پر سے پابندیاں ہٹائی ہیں۔ اور جو مقامات یا مکانات کانگرسی جلسوں کے انعقاد کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ اور حکومت نے ان کو قرق کر لیا تھا۔ وہ بھی ان کے مالکان کو واپس دئے جا رہے ہیں۔

نواب احمد یار خان صاحب دولتانہ رکن پنجاب کونسل معہ اہلیہ صاحبہ ۱۲ جولائی کو بمبئی سے بذریعہ وکٹوریا جہاز انگلستان روانہ ہو گئے۔

کلکتہ سے ۱۱ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ طغیانی سے تباہ شدہ علاقہ ضلع میمن سنگھ اور ٹپرہ کے لئے اب تک حکومت نے ایک لاکھ روپیہ کی امداد زرعی قرضوں کے لئے منظور کی ہے۔

بٹھل ریاست پٹیالہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں ڈاکوؤں سے ایک نوجوان لڑکی کی دست بدست جنگ ہوئی۔ لڑکی سو رہی تھی کہ دو ڈاکوؤں نے اس کے زیور اتارنے کی کوشش کی۔ لڑکی جاگ اٹھی اور مقابلہ کرنے لگی اور مجروح ہو گئی۔ اسی دوران میں بہت سے دیہاتی جمع ہو گئے۔ اور بالآخر ایک ڈاکو کو گرفتار کر لیا۔ اور دوسرا فرار ہو گیا۔

الہ آباد سے ۱۱ جولائی کی اطلاع کے مطابق پنڈت مالویہ کے ایک عزیز دوست کا بیان ہے کہ پنڈت جی کو برطانوی حکومت پر بالکل اعتماد نہیں۔ اس لئے وہ کمیونل ایوارڈ کی ترمیم یا تنسیخ کے لئے انگلستان نہیں جائیں گے۔ البتہ مالویہ جی کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ یورپ میں جا کر اس سوال کو جمعیۃ اقوام کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کریں۔

ماسکو سے ۱۱ جولائی کی اطلاع ہے کہ محکمہ بحری آج کل ایک درخواست پر غور کر رہا ہے۔ جس میں ۲ ملین پونڈ سونے کو حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے جو لارڈ کچنر کے ساتھ اس کے جنگی جہاز پر سمندر میں غرق ہو گیا تھا۔ درخواست دہندگان کے مشیر انجنیر کا بیان ہے کہ یہ جہاز ۶۵ م فٹ کی گہرائی میں ہے۔ محکمہ بحری نے اس درخواست کے مطابق ابتدائی سروے کی منظوری دیدی ہے۔

لاہور سے ۱۲ جولائی کی اطلاع ہے کہ صدر ڈسٹرکٹ مجلس احرار لاہور نے بیان شائع کیا ہے۔ کہ مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس منعقدہ امرتسر میں یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ اگر کوئی احراری کارکن کانگرس کا ممبر بن کر کام کرنا چاہے۔ تو اسے مجلس کی طرف سے کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہو گی۔

محکمہ اطلاعات پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی سے متعلقہ پنجاب کی ابتدائی فہرست ہائے انتخاب ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء کو ایسے مقامات پر جہاں ان کی اشاعت قواعد و ضوابط انتخابات کے مطابق ضروری ہو گی شائع کی جائیں گی۔ یہ فہرستیں ریفارمز کمشنر پنجاب لاہور کے دفتر سے قیمتاً دستیاب ہو سکتی ہیں۔ اور مختلف اضلاع کے علیحدہ علیحدہ حصے متعلقہ ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر سے بھی قیمت پر مل سکتے ہیں۔ اس میں کسی قسم کی اصلاح کرانے والوں کو جلد اطلاع دینی چاہیئے۔

انگلستان کی وزارت پرواز نے فیصلہ کیا ہے کہ سترہ سال سے کم عمر کے لڑکے لڑکیوں کو انگلستان میں ہوائی جہاز چلانے کی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ بچوں کو طیارہ چلانے کی اجازت دے دینا خطرہ سے خالی نہیں۔

بنارس میں ۱۳ جولائی کی اطلاع کے مطابق گمنام بلیٹن شائع کئے گئے ہیں۔ جن کے عنوان یہ ہیں "گاندھی ازم مردہ باد" "مسٹر گاندھی عیسائی ہے" اس بلیٹن میں ہندوؤں کو اکسایا گیا ہے کہ جس وقت گاندھی جی بنارس آئیں تو ان کا بائیکاٹ کیا جائے۔ یہ بلیٹن ہندی زبان میں ہیں۔ ایک بلیٹن میں لکھا ہے۔ "وقت آ گیا ہے کہ مذہب کی حفاظت خون ریزی سے کی جائے۔" دوسرا بلیٹن گاندھی بائیکاٹ کمیٹی کے بانی کا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ چھوت چھات کے انسداد سے گاندھی جی کا مقصد ہندو مت کا انسداد ہے

ریاست رام پور میں ۱۹ جون کو گولی چلنے کے حادثہ کے متعلق منرو کمیٹی نے اپنی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ آئندہ چند روز کے اندر انتظامیہ کونسل اس پر اپنا فیصلہ صادر کرے گی۔ رپورٹ کی تحقیقات یہ ہے۔ کہ فائرنگ حق بجانب تھا۔ اور گو بے قابو اور غیر منظم فائرنگ کے باعث زیادہ گولیاں چلائی گئیں۔ لیکن نقصان اس سے زیادہ نہیں ہوا۔ جو کسی منظم فائرنگ سے ہو سکتا تھا۔

شملہ سے ۱۳ جولائی کی اطلاع ہے کہ ہندوستان و چین کے معاہدہ پر ۱۲ جولائی کو لنڈن میں دستخط ہو گئے

سناتن دھرم ایسوسی ایشن بنارس نے ۱۳ جولائی کی اطلاع کے مطابق گاندھی جی کو لکھا ہے کہ چونکہ آپ ہریجن تحریک کو شاستروں کے احکام کے مطابق بتا رہے ہیں۔ اس لئے آپ ہمارے پنڈتوں کے ساتھ ایک مباحثہ میں اس مسئلہ کا فیصلہ کریں۔ کہ آیا چھوت چھات کے متعلق شاستروں کی تعلیم وہی ہے جس کی علم برداری کا آپ کو دعویٰ ہے۔ یا کوئی اور۔

الہ آباد کی اچھوت اقوام کے ایک جلسہ میں جو ۱۳ جولائی کو منعقد ہوا۔ اس مضمون کی قرار دادیں منظور ہوئیں کہ گاندھی جی کے ورود الہ آباد پر ان کا بائیکاٹ کرنے کے لئے پراپیگنڈا جاری کیا جائے۔

کمیونل ایوارڈ کے متعلق ۱۳ جولائی کو لاہور میں گاندھی جی نے کہا کہ جب تک آپس میں کوئی ایسا سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ جس سے ہندو مسلمان سکھ عیسائی یہودی پارسی بلکہ یوروپین بھی مطمئن ہو جائیں اس وقت تک یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کمیونل ایوارڈ کی ترمیم آسانی کے ساتھ ہو سکے

جمہوریہ پولینڈ نے وائسرائے ہند کے زلزلہ فنڈ میں ۲۵۰ روپیہ کے عطیہ کا اعلان کیا ہے

سٹیٹسمین کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ گاندھی جی کے قیام کراچی کے دوران میں کلہاڑی سے مسلح ایک شخص نے زبردستی گاندھی جی کے رہائشی بنگلہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ اور کلہاڑی چھین لی۔ دریافت کئے جانے پر اس نے بتایا کہ وہ سناتنی ہے۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل ۱۴ جولائی کو طبی بنا پر ناسک جیل (بمبئی) سے رہا کر دئے گئے۔ آپ جیل مذکور میں نظر بند تھے۔ اور طبی مشیروں نے حال میں یہ تجویز کیا تھا۔ کہ انکی ناک کی بیماری نازک صورت اختیار کر گئی ہے اس لئے اپریشن کی ضرورت ہے۔ رہا ہوتے ہی آپ نے کانگرس کی صدارت کا چارج لے لیا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی